REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO P. GDP-3

جلد ۲۶　　شمارہ ۳۸

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۷ار شوال ۱۳۹۷ ہجری　　۲۲ر تبوک ۱۳۵۶ ہش　　۲۲ر ستمبر ۱۹۷۷ء

اَخبارِ اَحمدیّہ

قادیان ۱۹ر تبوک دستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۲ر ستمبر ۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ
"طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ"
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۹ر تبوک دستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں
اَلحَمدُ لِلّٰہ

—×—

نائیجیریا کے ایک اہم تاریخی شہر میں جماعتِ احمدیہ کی مرکزی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب

جماعت احمدیہ نائیجیریا میں مستحکم سے مستحکم تر ہوتی جا رہی ہے اور اسلامی انوار کو پھیلانے میں قابلِ قدر خدمات سر انجام دے رہی ہے

علاقہ کے مسلمان چیف ہز ہائی نس اڈمارد کی تقریر!

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے انچارج احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا بذریعہ کیبل گرام اطلاع دیتے ہیں کہ :-

"لیگوس (نائیجیریا) ۱۶ر اگست بینڈل اسٹیٹ کے دارالحکومت بینن (BENIN) میں جو کہ ایک اہم تاریخی شہر ہے ۱۵ر اگست ۱۹۷۷ء کو خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جماعت احمدیہ کی مرکزی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس مبارک تقریب میں مختلف جماعتوں کے احمدی احباب اور مبلغینِ اسلام کے علاوہ بہت سے اخباری نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

اس سے قبل اس علاقہ کی احمدی جماعتوں کی ایک دو روزہ میٹنگ آچی (AUCHI) کے مقام پر منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ کا آخری اجلاس مسلمان چیف ہز ہائی نس جناب اڈمارد صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں اس امر پر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے برابر ترقی کر رہی ہے اور مستحکم سے مستحکم تر ہوتی جا رہی ہے۔ آپ نے اس امر کا خاص طور پر اظہار کیا کہ جماعتِ احمدیہ اسلامی انوار و برکات کو پھیلانے کے سلسلے میں قابلِ قدر خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ احمدی کلمہ شہادت پر صدقِ دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ انہیں سچا اور حقیقی مسلمان سمجھتے ہوئے ان سے ہر طرح تعاون کریں۔ اور تبلیغ اسلام کی مساعی میں ان کی مدد کریں۔

اجمل شاہد"

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نئی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی یہ تقریب ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسے اس علاقہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک ایسا مرکز بنا دے جو اسلامی اور قرآنی انوار و برکات کو پورے ملک میں پھیلانے کا موجب ہو۔ آمین؛　　(الفضل ربوہ ۹/۹/۷۷)

خلاصہ خطبہ جمعہ

ربوہ ۲ر تبوک۔ آج بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ میں سورہ ابراہیم و سورہ احزاب کی چند آیات تلاوت فرمائیں اور پھر ان کی پر معارف تشریح و تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی پیدائش اور ان کی تمام اشیاء کو انسان ہی کی خدمت پر لگانے کا ذکر کیا ہے اور پھر بتایا ہے کہ ہم نے انسان کے لئے دو بنیادی اشیاء یعنی پانی اور روشنی کو پیدا کیا پانی زندگی کے قیام کا ذریعہ ہے اور روشنی سے ترقیات کے دروازے کھلتے ہیں ان نعماء کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں نے مجھ سے جو کچھ مانگا۔ وہ میں نے انہیں دیا حتی کہ وہ میرے احسانات کو گن بھی نہیں سکتے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے دو طریق ہیں۔ (۱) دُعا کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے (۲) انسانی احتیاج کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ اسے پوری کرتا ہے درحقیقت دُعا بھی انسان اپنی کسی احتیاج کو ہی پورا کرنے کے لئے کرتا ہے اور ہر وہ دُعا جو دُعا کی جملہ شرائط و آداب کے مطابق مانگی جائے ضرور پوری ہوتی ہے بعض اوقات تو اس رنگ میں کہ جس میں انسان مانگتا ہے۔ اور اگر وہ دُعا ایسی چیز کے لئے ہو جو خود اس کے علم میں اس کے لئے خیر و برکت کا موجب

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان سے چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲ر تبوک ۱۳۵۶ ہش

قادیان میں عید الفطر کی مبارک تقریب

قادیان اور اس کے مضافات میں ۲۹ر رمضان المبارک کے بعد چاند نظر نہ آنے کے سبب اس سال رمضان شریف تیس دنوں کا ہوا۔ اس طرح مقامی طور پر قادیان میں عید الفطر مورخہ ۱۶ر ستمبر بروز جمعۃ المبارک منائی گئی۔ اسی روز نماز جمعہ بھی اپنے وقت پر ادا کی گئی۔

عید الفطر کا دوگانہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نو بجے صبح مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر مسنون طریق پر پڑھایا جس میں کثیر التعداد مقامی احباب کے علاوہ معقول تعداد میں بیرونجات سے آنے والے مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ عید کی نماز سے فراغت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے بمطابق سنتِ نبوی خطبہ عید دیا جس میں آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید جس خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اسلامی تعلیم کے مطابق وہ خدا تمام صفاتِ حسنہ سے متصف اور تمام نقائص سے پاک اور منزّہ ہے۔ وہ خدا ہمارے آقا و مطاع پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوا اس خدا کی شناخت اور اس پر پختہ ایمان لانے اور اس کی کامل ذات سے ہر قسم کی خیر و برکت طلب کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ خدا کی ایسی ہی کامل اور جامع صفات کا اظہار سورۃ فاتحہ کی پہلی آیتِ کریمہ الحمد للہ رب العٰلمین میں کیا گیا ہے۔ انسان کی فطرت۔ انسان کی ضمیر اس کا دل اور تمام جوارح اس خدا کی ہستی کا اقرار کرتے ہیں اس کی صفاتِ حسنہ اپنے اندر پیدا کرنے کی ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا آج اللہ ہی کے اذن سے اور اسی کی رضا کے حصول کے لئے اس کے محبوب بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ہم اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ ایک اجتماعی خوشی کا اظہار کریں اسلامی تعلیم کی رُو سے یہ خوشی ظاہری رنگ بھی رکھتی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں جو اچھا کھانا میسّر آئے وہ کھایا جاتا ہے جو اچھے اور صاف ستھرے کپڑے میسّر ہوں وہ پہنے جاتے ہیں اسی طرح اس خوشی کے اظہار کا ایک یہ رنگ بھی ہے اس کے ساتھ ایک باطنی خوشی ہے جو ہر مومن کے دل میں اطمینان اور سکون پیدا ہونے سے ظاہر ہوتی ہے۔ رمضان شریف کا مہینہ گزر جانے کے بعد جب مومن بندے خدا کی دی ہوئی توفیق سے اس مہینہ میں روزوں کو مکمل کر لیتے ہیں تو ان کے دلوں میں ایک خاص قسم کی خوشی اور انبساط پیدا ہوتا ہے یہ ایسی خوشی ہوتی ہے جو انسانی قلوب کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اسے الفاظ میں بیان کیا جانا ممکن نہیں۔ رمضان شریف کے بخیر و خوبی ختم ہو جانے اور اس میں روزہ اور دیگر عبادتوں اور دعاؤں کے التزام کے بعد ہر مومن کے دل کی گہرائی سے بھی آج کے دن یہی دعائیں نکلتی ہیں کہ خدائے رحیم و کریم ان سب دعاؤں اور عبادتوں اور ذکر و فکر کو اپنی رحمت کے صدقے قبول فرمائے اور اپنے قرب کی راہیں کھول دے۔ خدا ہی کی دی ہوئی توفیق سے ایک قدم کے بعد دوسرا قدم ترقی کی طرف اور اس کے قرب کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا اسلام نے اجتماعیت پر بڑا زور دیا ہے۔ اور عید الفطر بھی اجتماعیت کے ایک رنگ کا عملی اظہار ہے اسلام نے جہاں ہر فرد کو نیکی کے اعلیٰ معیار پر قائم ہونے اور پھر اس میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جانے کی سعی کرنے کا حکم دیا ہے وہاں اس نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ تمہاری ذاتی نیکیاں اس وقت تک شاندار نتائج پیدا نہیں کر سکتیں جب تک تمام افرادِ جماعت من حیث الجماعۃ ان اوصافِ حسنہ کے حامل نہ بن جائیں۔ چاہیئے کہ تمہارا سارا معاشرہ پاکیزہ ہو تمہارا سارا ماحول پاکیزہ ہو یہی وہ اہم سبق ہے۔ جو رمضان شریف کے روزے ہمیں سکھانا چاہتے ہیں۔ رمضان شریف میں روزوں اور دیگر عبادتوں وغیرہ کی نیکیاں اگرچہ ہر شخص کی انفرادی نیکیاں ہوتی ہیں لیکن چونکہ ایک ہی وقت میں سبھی افرادِ جماعت ایک ہی نوع کی نیکی بجا لانے میں مشغول ہوتے ہیں۔ اس سے اجتماعی نیکی کا ایک خاص ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے شاندار نتائج نکلا کرتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے رمضان شریف کی برکتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس بابرکت مہینہ میں روزوں کے التزام سے جو اہم سبق ملتا ہے وہ ہے نفس پر ضبط کرنا، ثباتِ قدم کی مشق کرنا دعاؤں کی طرف ایسی توجہ اور انہماک کہ خدا کی بارگاہ میں درجہ قبولیت حاصل ہو کر قربِ الٰہی حاصل ہو جانے کے قابل بن جائے۔ جب ایک ماہ لگاتار مومنوں نے ان باتوں کی مشق کی تو اس مشق کا فائدہ سال کے باقی مہینوں میں بھی نکلنا چاہیئے اور صراطِ مستقیم جس پر رمضان شریف کے دنوں میں مومنوں نے قدم مارا اس کو آئندہ مہینوں میں بھی ملحوظ رکھیں محترم صاحبزادہ صاحب نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح سکول اور کالج کی تعلیم کا زمانہ ہوتا ہے۔ یہ دن ایسے ہوتے ہیں جو اصول اور جو باتیں ان ایام میں سیکھی جاتی ہیں۔ وہ انسان کو ساری زندگی میں کام آتی ہیں۔ گویا سکول و کالج کی تعلیم وہ بنیاد مہیا کرتی ہے جس پر انسان کی باقی زندگی کی عمارت کھڑی ہوتی ہے اسی طرح روحانی پہلو سے رمضان شریف کے پورے مہینہ میں عبادت و ریاضت کی جو مشق ہوئی باقی کے ایام میں اُسے جاری رکھنا اور اسے مشعلِ راہ بنانا ضروری ہے۔ ضبطِ نفس کی بات کی صحیح تشریح کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے پانی کی مثال دی کہ قرآن کریم کے بیان کے مطابق پانی انسان کے لئے حیات بخش ہے۔ وجعلنا من الماء کل شیء حیّ لیکن یہی پانی جب سیلاب کے دنوں میں بے قابو ہو جاتا ہے۔ تو حیات بخش ہونے کی بجائے یہ تباہی و بربادی لانے والا بن جاتا ہے پس وہ قومیں جو انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی رنگ میں بھی ضبط اور کنٹرول سے کام لیتی ہیں وہ ترقی پاتی ہیں لیکن ایسی مثالیں بھی دیکھنے میں آتی ہیں کہ جوانی اور طاقت کو بجائے کسی مفید اور نفع رسانی کے کاموں پر لگانے کے اسے غلط رستوں پر ڈال دینے سے قوم کی ہلاکت اور تخریب کا موجب بن جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ایک مومن اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی اصلاح بھی کرے تو دوسروں کی اصلاح کی خاطر بھی جدوجہد اور قربانی کرتا چلا جائے یہ صحیح ہے کہ انسان

(باقی صلا پر دیکھیں)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی طرف سے

احباب جماعت کو عید مبارک کا پیغام

قادیان ۱۶ر ستمبر عید الفطر کی مبارک تقریب کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ سے جو پُر شفقت پیغام احباب جماعت کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام ارسال فرمایا ہے اس میں حضور نے احباب کرام کو عید سعید پر مبارکباد دیتے ہوئے سب کے حق میں خدا تعالیٰ کی برکات اور فضل پانے کی دُعا کی ہے اور ساتھ ہی سب احباب کو محبت و پیار کے ساتھ باہم متحد و متفق رہنے اور بنی نوع کی خدمت کرتے چلے جانے اور خدا تعالیٰ کے وفادار بندے بنے رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

تار کے متن کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:-

"تمام احبابِ جماعت کو میری طرف سے محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور عید مبارک کا پیغام پہنچا دیں۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو اپنی برکتوں سے نوازے نیز اللہ تعالیٰ آپ کو انسانیت کی خدمت کی توفیق دے اور سب کو آپس میں متحد و متفق رہتے ہوئے خدا تعالیٰ کے لئے ہمیشہ ہی وفادار رہنے کی توفیق دے آمین۔

خلیفۃ المسیح الثالث"

خطبہ جمعہ

ہر احمدی اپنے اندر حُبّ الوطن مِنَ الاِیمان کا جذبہ رکھتا ہے اور خدا کو خوش کرنے کیلئے وہ اپنے ملک سے پیار کرتا ہے

میں دوستوں کو تاکید کرتا ہوں کہ پوری توجہ اور تضرع کے ساتھ ملک کیلئے دعا کریں اور دُعا کو اپنے کمال تک پہنچائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵ / شہادت ۱۳۵۶ ہش بمطابق ۱۵ / اپریل ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اِس دنیا میں ہم جو بھی کام کرتے ہیں وہ یا تو اپنے لئے ہوتا ہے یا کسی اور کے لئے ہوتا ہے اور اگر اپنے لئے ہوتا ہے تو ضروری نہیں کہ اس کا نتیجہ صحیح نکلے۔ اور اگر غیر کے لئے ہوتا ہے تو بہت سے ایسے کام ہیں جو انسان دوسروں کے لئے کرتا ہے اور اس کا اپنا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ لیکن ایک ایسی ہستی ہے جس کے لئے انسان کام ہی نہیں کر سکتا۔ اس ہستی کے علاوہ انسان

اس دُنیا میں

ہر دوسرے کے لئے کام کر سکتا ہے اور کرتا رہتا ہے۔ کوئی کسی کے لئے کام کر رہا ہے اور کوئی کسی کے لئے کر رہا ہے۔ لیکن ایک ہستی ایسی ہے جس کے لئے انسان کام ہی نہیں کر سکتا کیونکہ اسے اس کی احتیاج ہی نہیں وہ ہستی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو غَنِیٌّ عَنِ العٰلَمِین ہے اور اس کی شان یہ ہے کہ جو شخص اس کی رضا کے لئے کام کرتا ہے خواہ وہ بظاہر اپنے لئے کر رہا ہو یا کسی دوسرے کے لئے ہر کام جو خدا کی خوشنودی کے حصول کے لئے اور اس کے حکم کے ماتحت انسان کرتا ہے اس کا نتیجہ اس کا اجر اور اس کا ثواب اس کو بھی ملتا ہے۔ حالانکہ وہ کام کر رہا ہوتا ہے کسی دوسرے کا جس کے ساتھ دنیوی لحاظ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعلق ہے۔ وہ اس کو اجر اور ثواب دیتا ہے کیونکہ اس نے وہ کام خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کیا۔ فرمایا

مَنْ جَاھَدَ فَاِنَّمَا یُجَاھِدُ لِنَفْسِہٖ (عنکبوت آیت)

خدا تعالیٰ کے ساتھ جب کاموں کا تعلق ہو تو ہر شخص جو بھی کوشش کرتا ہے وہ اپنے نفس کے لئے کر رہا ہوتا ہے۔ خواہ وہ کسی

بیمار کی عیادت

کر رہا ہو خواہ وہ کسی دشمن کے لئے دعا کر رہا ہو خواہ پاکستان میں رہنے والا ایک احمدی مسلمان افریقہ کے کسی علاقے کی کسی تکلیف کو دور کرنے کے لئے بے چین ہو اور متضرعانہ دعاؤں میں لگا ہوا ہو خواہ وہ سیلاب کے زمانہ میں ان لوگوں کے لئے اپنی جان کو خطرے میں ڈال رہا ہو جن کا بظاہر دنیوی لحاظ سے اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اگر کسی جگہ زلزلے آتے ہیں تو خدا کو خوش کرنے کے لئے اس کے بندوں کی خدمت کرنے کے لئے خواہ وہ دنیا کے کسی علاقے میں ہوں یا ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مال کی قربانی دے رہا ہو جیسا کہ حکومتیں حکومتوں کی سطح پر ایک دوسرے کی مدد کرتی رہتی ہیں۔ اگر خدا کے لئے یہ کام کیا گیا ہے تو بظاہر کوئی تعلق نہیں ہے اس کی ذات کا ان کاموں کے ساتھ یعنی اپنی ذات کے لئے اس نے یہ کام نہیں کئے لیکن چونکہ اس نے اپنے پیدا کرنے والے ربّ کریم کے لئے کام کئے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ اجر دیتا ہے۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں اور مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھاتے ہیں۔ یعنی ایسی راہیں ایسے طریق اور ایسے صراطِ مستقیم پر چلاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی طرف جانے والا ہے ایسے لوگ محسن ہیں کیونکہ وہ اپنے افعال کو جہاں تک

خدا تعالیٰ کی خوشنودی

کے حصول کا سوال ہے اپنے کمال تک پہنچانے والے ہیں وہ اپنی کوشش کو اپنے کمال تک پہنچانے والے ہیں وہ اپنی نیتوں کی پاکیزگی کو اپنے کمال تک پہنچانے والے ہیں وہ اپنی دعاؤں کو اپنے کمال تک پہنچانے والے ہیں۔ وہ محسن ہیں اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہوتا ہے کہ اللہ اپنی خوشنودی اور اپنی رضا کی راہیں ان پر کھولتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتے ہیں۔

پس جہاں تک انسان کا انسان کے ساتھ کام آنے کا تعلق ہے انسان بہت سے ایسے کام کرتا ہے جن کا نہ براہ راست اور نہ بالواسطہ اس کی ذات کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ وہ ایک کام کرتا ہے۔ کام کرنا اس کا فعل ہے لیکن اس کا فائدہ کسی دوسرے انسان کو پہنچ رہا ہوتا ہے۔ لیکن جہاں تک خدا کے ایک عارف بندہ کا سوال ہے اس کا ہر کام جو وہ کرتا ہے اس میں وہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ غنی عن العٰلمین ہے۔ اور دوسرے یہ کہ جب تقویٰ کی بنیادوں پر کام کیا گیا ہو اور بظاہر دنیوی اصول کے مطابق اس کے نفس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو تب بھی خدا تعالیٰ اس کو ثواب دیتا ہے۔ گویا انسان کا کوئی فعل اپنے اس نتیجہ کے بغیر نہیں رہتا کہ اس کو اس کا بدلہ ملے اور وہ اس کا ثواب پائے۔

غرض خدا ایک بڑی ہی عظیم ہستی ہے، وہ بڑی پیار کرنے والی ہستی ہے، وہ بڑے

احسان کرنے والی ہستی

ہے اور بڑی رحمتوں سے نوازنے والی ہستی ہے۔ دنیا دار تو کام کروا کے بھی ناشکرے بن جاتے ہیں مگر ہمارا ربّ جسے کام کی احتیاج کبھی نہیں لیکن اس کی خوشنودی کے حصول کے لئے جو کام کیا جاتا ہے اس پر اس کا اسی طرح ردّعمل ہوتا ہے جس طرح کہ گویا اس نے خدا کے لئے کام کیا ہے۔ وہ غنی عن العٰلمین ہے لیکن اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ جب میں ننگا ہوتا ہوں تو بعض لوگ مجھے کپڑے دیتے ہیں میں بھوکا ہوتا ہوں تو میری بھوک کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ دراصل مخلوق خدا کی بھلائی کی طرف اشارہ ہے۔ زید یا بکر کا ہر وہ کام جو خدا کی مخلوق کے کسی حصے سے تعلق رکھتا اور ان کی بھلائی کی خاطر کیا جاتا ہے اسلامی تعلیم کے مطابق خدا تعالیٰ انسان کو اس کی جزا دے گا۔

پس ایک تو انسان انسان کا تعلق ہے جس میں ایک مومن انسان سمجھتا ہے لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا۔ مومن اپنے بھائی کا کام کرتا ہے۔ مگر اس کے دل کی یہ کیفیت ہوتی

ہے کہ وہ نہ جزا چاہتا ہے اور نہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اس کا احسان مند ہو اور شکریہ کے کلمات کہے بعض لوگ کسی کے شکر گذار ہو جاتے ہیں۔ بعض نہیں ہوتے لیکن خدا کے پیارے بندہ کو اس سے کیا تعلق! کیونکہ اس نے تو خدا کی خوشنودی کے لئے اس کی رضا کے حصول کے لئے اس کی رحمتوں کو پانے کے لئے ہر کام کرنا ہے۔

غرض قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالے کی ہستی

بڑی عظیم الشان ہستی

ہے۔ وہ مالک بھی ہے، بادشاہ بھی ہے اس کا کائنات پر اسی کا حکم چلتا ہے تم اس کی خاطر، اس کی رضا کے حصول کے لئے اس کے بتائے ہوئے طریقوں اور تقویٰ کی بنیادوں پر جو کام کرو گے تو وہ تمہیں اس کا بدلہ دے گا خواہ تمہارا وہ فعل ایک ایسے شخص کی بھلائی کے لئے ہے جو تمہارا دشمن ہے۔ اور خود کو تمہارا دشمن سمجھتا ہے۔

بعض دفعہ دوسرے سے تعلق رکھنے والے کام حالات کے مطابق اہم بن جاتے ہیں۔ مثلاً اس وقت جو حالات ہمارے ملک کے ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے ہم عام طور پر اپنی دعاؤں میں اپنے ملک کو اور اہل ملک کو یاد رکھتے ہیں ہم ان کی بھلائی کے لئے دعائیں کرتے ہیں ہم اپنے ملک کے استحکام کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ میں احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ ہر احمدی اپنے اندر

حُبّ الوطن من الایمان

کا جذبہ رکھتا ہے اور خدا کو خوش کرنے کے لئے وہ اپنے ملک سے پیار کرتا ہے لیکن جہاں تک موجودہ نازک دور کا تعلق ہے ہمارے ملک اور اہل ملک کے حالات ہماری دعاؤں کو خاص طور پر بلا رہے ہیں۔ ہمارا ملک اور ہمارے اہل ملک، ہمارے بھائی اور اس ملک کے باشندے زبان حال سے ہمیں پکار رہے ہیں کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں اس وقت جس دور میں سے ہم گذر رہے ہیں اور ملک کے جو حالات ہیں قوموں پر ایسے دور آیا کرتے ہیں ایسے حالات میں ہر وہ آدمی جو اپنے ملک سے پیار کرنے والا صاحب شعور اور فراست ہے وہ پریشان ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستانی اور پاکستان یہ تقاضا کر رہا ہے کہ جسے خدا نے اقتدار دیا وہ اپنے اقتدار کو حالات کو معمول پر لانے اور ملک کے استحکام کے لئے استعمال کریں جو لوگ سیاست دان ہیں اور سیاست میں پڑے ہوئے ہیں وہ اپنی سیاست کو

ملک کے استحکام کے لئے

اور امن کے قیام اور فساد کو دور کرنے کے لئے خرچ کریں لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے نہ تو یہ صاحب اقتدار ہے اور نہ سیاست سے دلچسپی لیتی والی جماعت ہے البتہ ہمارے پاس ایک زبردست ہتھیار ہے اور وہ دعا کا ہتھیار ہے۔

پس موجودہ دور جس میں سے ہمارا ملک گزر رہا ہے۔ ہمیں اپنے ملک اور اہل ملک کے لئے استحکام کے قیام کے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ملک میں امن کے حالات پیدا کر دے۔ اور ملک کے لئے استحکام کے قیام کے حالات پیدا کر دے۔

میں اپنے دوستوں کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ

اپنی پوری توجہ کے ساتھ

اور پوری تضرع کے ساتھ ملک کے لئے دعا کریں اور دعا کو اپنے کمال تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

(الفضل ۵ ر ستمبر ۱۹۷۷ء)

خُطبۂ نکاح

ازدواجی رشتہ کی مثال درخت کے پیوندکی ہے

جس کی ابتداء میں بڑی حفاظت کی جاتی ہے

مورخہ ۴ ظہور ۱۳۵۶ ہش مطابق ۴ر اگست ۱۹۷۷ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں چار نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔ اس موقعہ پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ قارئین کرام کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(ادارہ بدر)

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ازدواجی رشتے جو نکاح کے ذریعہ قائم کئے جاتے ہیں۔ ان کی مثال درخت کے پیوند کی ہے۔ اور پیوند کو ابتداء میں بڑی حفاظت سے اور بڑے پیار سے سنبھالا جاتا ہے پھر جب وہ پیوند ہو جاتا ہے تو وہ ہر قسم کی آندھی اور طوفان سے بھی اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ

پیار اور حفاظت سے

ان رشتوں کو قائم رکھنے کے لئے جن آٹھ خاندانوں کے چار نکاحوں کا میں اس وقت اعلان کروں گا ان خاندانوں کو توفیق عطا کرے اور ان نکاحوں کو ان خاندانوں کے لئے بابرکت کرے اور ہمارے نکاح تو نوع انسانی کے لئے برکتوں کا موجب بننے چاہئیں۔ نوع انسانی کے لئے بھی ان کو بابرکت کرے

اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے سب کو نوازے"۔

(ایجاب و قبول کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی)

(الفضل ۹/۲۶، ۷۷ ص ۵)

اعلاناتِ نکاح:

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۷۷ء بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

(۱) عزیزہ امۃ القدیر صاحبہ بنت مکرم غلام قادر صاحب درویش قادیان کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم مکرم مولوی عبد المومن صاحب مبلغ جماعت احمدیہ حال رڑکی بعوض ۲۰۰۱/- روپے حق مہر پر

(۲) عزیزہ ریحانہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم عبد العزیز صاحب ساکن پکوڑ بہار کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم محمد اکرم صاحب جاوید ولد مکرم محمد مسلم صاحب ساکن سیدان بہار بعوض ۳۰۰۰/- روپے حق مہر پر

(۳) عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مکرم سلیمان خان صاحب ساکن بھدرک اڑیسہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز رفیق احمد صاحب سندھی ولد مکرم بشیر احمد صاحب سندھی درویش مرحوم قادیان بعوض تین ہزار روپے حق مہر پر

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب رشتوں کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواستِ دعا:

ہمارے جھانسی کے احمدی احباب کے ایک غیر مسلم دوست مکرم راجندر پرشاد صاحب ساکن چرگاؤں جھانسی کی بیٹی کچھ عرصہ سے بیمار ہے اور ڈاکٹروں کے علاج معالجہ سے آرام نہیں آرہا ہے انہوں نے اس بچی کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائے آمین

مرزا وسیم احمد (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

قسط نمبر (۲)

علم تعبیر الرؤیا اور اس کے عجائبات

(محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد - ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد عالم رؤیا کی آسمانی شہادتوں کا دریا خلافت احمدیت کی حقانیت کے لئے بھی رواں دواں ہے۔ اس ضمن میں بعض خوابوں کا ذکر مناسب ہو گا۔

(الف) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری سفر لاہور سے قبل خواب میں دیکھا کہ "وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص۲۰)

(ب) حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے ۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء کو بتایا کہ "حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے آخری ایام میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ آپ (یعنی حضرت سیدنا محمود رض ... ناقل) خلیفہ ہو گئے ہیں۔ اور لوگ آپ کی بیعت کر رہے ہیں۔ میرا یہ رؤیا سچا تھا اور پورا ہو گیا" آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے پھر بیعت کیوں نہ کی؟ تو انہوں نے کہا کہ "رؤیا میں مجھے تو نہیں کہا گیا تھا کہ میں بیعت بھی کر لوں رؤیا میں حضرت میاں صاحب کے خلیفہ دوم بننے کی خبر تھی سو وہ پوری ہو گئی۔"

(الفرقان اپریل ۱۹۴۲ء ص۳۲)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اکثر یہ لطیفہ بیان فرمایا کرتے تھے حضرت ماسٹر صاحب کے دل میں چونکہ نور ایمان و سعادت تھی اس لئے خدا کے فضل و کرم سے وہ ۱۹۱۴ء میں نظام خلافت سے وابستہ ہو گئے اور حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔

(ج) آغا محمد عبدالعزیز صاحب فاروقی (مجاہد آباد۔ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) نے ۱۹۳۰ء میں "کوکب دری" کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس کے حاشیہ پر حسب ذیل خواب درج کیا۔ "آفتاب ایک پرندہ کی شکل میں متمثل ہو گیا۔ اس کے چار پر تھے پہلے پر کے اگلے حصہ پر نور لکھا ہوا تھا اور دوسرے پر کے اگلے حصہ پر محمود۔ تیسرے پر کے عین وسط میں ناصر الدین اور چوتھے پر اہلبیت۔ ان چاروں پروں کے نیچے ایک زرد چادر اور ایک سرخ چادر تھی سرخ چادر زمین پر گر پڑی اور زرد چادر آفتاب میں سما گئی"

(د) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۲ء کے قریب ایک خواب دیکھی جس میں "خلیفہ ناصر الدین" اور "خلیفہ صلاح الدین" کا ذکر آتا تھا حضرت صاحبزادہ صاحب نے پوری خواب الفرقان اپریل ۱۹۴۲ء میں شائع فرما دی اور لکھا کہ "خلیفہ صلاح الدین" سے مراد حضرت خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود ہے۔

(ہ) جناب مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل نے اپنی مشہور تالیف "بشارات رحمانیہ" طبع دوم کے ص۵۱۰ پر ۱۹۵۸ء کی ایک اہم خواب درج کی ہے یہ خواب جناب عبدالسلام صاحب ڈاڈر ضلع ہزارہ کی ہے:-

"میرے ایک غیر مبائع دوست تھے جن کے ساتھ عرصہ سے اختلافی مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا اور ساتھ ساتھ دعائیں بھی اس کے لئے کرتا رہا۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں میں نے ایک خواب دیکھی کہ وہ مجھے خواب میں کہہ رہے ہیں کہ مجھے آپ کی جماعت کی صداقت کا انکشاف ہو گیا ہے اور وہ اس طرح کہ میں نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو ایسی حالت میں دیکھا کہ وہ خلیفہ ہیں"۔ چنانچہ میں نے یہ خواب اپنی نوٹ بک میں درج کر لی۔ اور ۱۹۵۹ء کے بعد بھی اس کے ساتھ تبادلۂ خیال کرتا رہا اور دعائیں بھی جاری رکھیں۔ اور اس عرصہ کے دوران اسے بہت کچھ تسلی ہو گئی۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اسے توفیق دی کہ اس نے اگست ۱۹۶۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رض کے بابرکت عہد خلافت میں بیعت خارم پر کر کے بیعت کر لی اور اب خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت مخلص احمدی ہیں۔ خدا تعالیٰ استقامت عطا فرمائے، آمین۔ ان کا اسم گرامی خورشید عالم صاحب ہے۔" عبدالسلام عبدالسلام آر۔ این گورنمنٹ مڈل سٹینڈرڈ ڈاڈر براستہ مانسہرا۔ ضلع ہزارہ

(بشارات رحمانیہ جلد اول ص۵۱۰)

معلوم ہو:-

اہل اللہ کا تجربہ یہ ہے کہ خوابیں بسا اوقات ظاہری صورت بھی پکڑ جاتی ہیں چنانچہ تذکرۃ الاولیاء (باب ۲۸) میں لکھا ہے کہ حضرت ابو عبداللہ جلا رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں قیام فرما تھے کئی دن فاقہ سے رہے بالآخر ناتواں ہو کر روضہ نبوی پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے پاس مہمان آیا ہوں۔ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے آپ کو روٹی عنایت فرمائی۔ آدھی آپ نے کھائی بیدار ہوئے تو باقی آدھی آپ کے ہاتھ میں موجود تھی اسی کتاب میں ایک آتش پرست شمعون کا قصہ درج ہے کہ مرض الموت میں اس نے حضرت حسن بصری رح سے کہا ستر سال میں نے آتش پرستی کی ہے اب چند سانسیں رہ گئی ہیں کیا تدبیر کر سکتا ہوں؟ حضرت حسن رح نے کہا تدبیر آسان ہے کہ تو مسلمان ہو جا۔ شمعون نے کہا اگر آپ خط لکھ دیں کہ حق تعالیٰ مجھ پر عذاب نہ کرے گا تو میں ایمان لے آؤں آپ نے خط لکھا شمعون نے کہا کہ بصرہ کے معتبر شخصوں سے اس پر گواہی کرا دیجئے۔ آپ نے گواہی کرا دی، اور خط اس کو دیدیا شمعون نے ہائے ہائے کر کے رو دیا اور اسلام لے آیا حضرت حسن رح کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو آپ اپنے ہاتھ سے قبر میں رکھیں۔ اور یہ خط میرے ہاتھ میں رکھ دیں کہ کل میری یہی حجت ہو گی۔ پھر کلمہ پڑھ کر مر گیا۔

حضرت حسن نے اس کی وصیت پوری کر دی اور اسے دفن کر دیا۔ بہت سے لوگوں نے اس کی نماز پڑھی۔ حضرت حسن رح اس رات اندیشہ سے سوئے تمام رات نماز میں رہے آپ ہی آپ کہتے تھے میں نے کیا کیا میں خود غرق ہوں دوسرے ڈوبتے کا ہاتھ کیسے پکڑوں گا۔ مجھ کو اپنے ملک پر کچھ قدرت نہیں خدا کے ملک پر میں نے کیسی مہر کر دی۔ اسی اندیشہ میں سو گئے تو شمعون کو دیکھا کہ شمع کی طرح تاج سر پر اور حلہ بدن پر پہنے ہوئے ہنستا ہوا مرغزار بہشت میں سیر کر رہا ہے۔ پوچھا شمعون تو کیا ہے کہا کیا پوچھتے ہو جیسا آپ دیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنے جنت میں اتارا اور اپنے فضل سے دیدار کرایا اور جو لطف میرے حق میں فرمایا وہ بیان و عبارت میں آ نہیں سکتا یہ خط لیجئے کہ اس کی حاجت نہیں جب حسن خواب سے بیدار ہوئے تو خط ہاتھ میں دیکھا۔ (ظہیر الاصفیاء ترجمہ اردو تذکرۃ الاولیاء ص۲۵-۲۶)

جماعت احمدیہ کے ممتاز عالم ربانی حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حضرت مولانا ابو العطاء صاحب رضی اللہ عنہما کے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحب رض کا بیان ہے کہ:-

"ایک دن میں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا سبق کی انتظار میں بیٹھے بیٹھے کھانے کا وقت گزر گیا حتیٰ کہ ہمارا حدیث کا سبق شروع ہو گیا۔ میں بھوک کی پرواہ نہ کر کے سبق میں مصروف ہو گیا۔ درانحالیکہ میں بخوبی سبق پڑھنے والے طالبعلم کا آواز سن رہا تھا۔ اور سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ یکایک سبق کا آواز مدھم ہو گیا۔ اور میرے کان اور آنکھیں باوجود بیداری کے سننے اور دیکھنے سے رہ گئے۔ اس حالت میں کسی نے میرے سامنے تازہ بتازہ تیار کیا ہوا کھانا لا رکھا گھی میں تلے ہوئے پراٹھے اور بھنا ہوا گوشت تھا میں خوب مزے لے کر کھانے لگ گیا۔ جب میں سیر ہو گیا تو میری حالت منتقل ہو گئی۔ اور پھر مجھے سبق کا آواز سنائی دینے لگا۔ مگر اس وقت تک بھی میرے منہ میں کھانے کی لذت موجود تھی اور میرے پیٹ میں سیری کی طرح ثقل محسوس ہوتا تھا اور بعینہٖ جس طرح کھانا کھانے

سے تازگی ہو جاتی ہے۔ وہی تازگی اور سیری مجھے میسر تھی۔ حالانکہ نہ کسی اور نے مجھے کھانا کھاتے دیکھا تھا۔"

چہارم:-

خوابوں کے بعض نظارے بظاہر بہت خطرناک دکھائی دیتے ہیں۔ مگر ان کی تعبیر ایمان افروز ہوتی ہے امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور خواب ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ آپ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ اقدس سے حضور کی استخوانِ مبارک جمع کر رہے ہیں اور ان میں سے بعض کو پسند کرتے ہیں آپ اس خواب کی ہیبت سے بیدار ہو گئے۔ اور معبرِ اسلام حضرت ابن سیرینؒ کے ایک رفیق سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور حفظِ سنت میں اس درجہ تک پہنچو گے کہ اس میں متصرف ہو جاؤ گے۔ اور صحیح کو سقیم سے علیحدہ کرو گے۔ چنانچہ یہ خواب لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔
(مظاہر الاصفیاء ترجمہ تذکرۃ الاولیاء باب ۶ صفحہ ۱۹۸ ناشر مطبع اسلامیہ لاہور)

اسی طرح تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی" (اردو ترجمہ نافع السالکین) میں لکھا ہے:-

"ایک روز حضرت قبلہ نے حلقہ نشین ہمدرد کے سامنے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے دونوں پاؤں کے نیچے مصحف مجید یعنی قرآن مجید ہے اور میں اس کے اوپر کھڑا ہوا ہوں۔ اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟ ہمارے علماء اس خواب کی تعبیر سے عاجز آ گئے۔ پس آپ نے مولوی محمد عابد سوکری علیہ الرحمۃ کو جو بڑے متبحر اور متدین عالم تھے، طلب کیا اور ان کے سامنے خواب بیان کیا۔ مولوی صاحب آداب بجا لائے اور کہا کہ مبارک ہو کیونکہ قرآن شریف عین شریعت ہے اور جناب والا کے دونوں قدم ہر زمانہ میں جادۂ شریعت پر مستحکم رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ چنانچہ یہ عمدہ تعبیر ہر کسی کے عقل کے مطابق تھی لہذا سب کو پسند آئی۔" (تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۰۹ میں یہ روایت سپردِ قلم فرمائی کہ:-

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب گورداسپور میں کرم دین کے ساتھ حضرت صاحب کا مقدمہ تھا۔ تو ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ حضرت صاحب کو امرتسر میں سُولی پر لٹکایا جائے گا۔ تاکہ قادیان والوں کو آسانی ہو۔ میں نے یہ خواب حضرت صاحب سے بیان کیا تو حضرت صاحب خوش ہوئے اور کہا کہ یہ مبشر خواب ہے۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ حضرت صاحب سُولی پر چڑھنے کی یہ تعبیر فرماتے تھے کہ عزت افزائی ہوگی۔"

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے راقم الحروف کے نام ایک ملفوظ میں اسی نوعیت کا ایک دوسرا خواب ارسال فرمایا یہ ۲۰ جون ۱۹۶۲ء کی تحریر ہے اور غیر مطبوعہ ہے۔ خواب اور اس کی تعبیر آپ کے الفاظ مبارک ہی میں درج ذیل ہے:-

مجھے خیال آیا کہ ایک حضرت اماں جان کا خواب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش سے پہلے ایامِ حمل میں آپ کو آیا تھا۔ وہ بھی لکھ دوں شاید کام آئے۔

حضرت اماں جان نے میرے پاس دو تین بار پرانی باتوں کے سلسلہ میں اس کا ذکر کیا فرماتی تھیں کہ جب تمہارے بڑے بھائی میاں محمود پیدا ہونے کو تھے۔ تو میں نے خواب دیکھا کہ میرا نکاح "مرزا نظام الدین" سے پڑھا جا رہا ہے مجھے اس خواب کو دیکھ کر اتنا سخت صدمہ تھا کہ میں تین روز برابر روتی رہی نہ کھایا نہ پیا جائے رنج و غم سے بُرا حال تھا کہ یہ میں نے کیا دیکھا۔ مرزا نظام الدین تو دشمن ہے۔ تمہارے ابا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) بہت پریشان ہو کے بار بار پوچھتے مگر میں بتا نہ سکتی کہ یہ خواب آیا ہے آخر ان کے بہت اصرار پر میں نے رو کر بتایا کہ یہ خواب آیا ہے۔ آپ خوش ہو کر بولے کہ اتنا مبارک، اتنا مبشر خواب تم نے تین دن مجھ سے چھپائے رکھا اور روتی رہیں۔ تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا نام پر غور کرنا تھا وہ مرزا نظام الدین مراد نہیں جو تم سمجھیں وغیرہ غرض ایسی چند باتیں تھیں زیادہ تفصیلی الفاظ مجھے یاد نہیں مطلب یہی تھا اماں جان فرماتی تھیں کہ تمہارے ابا کو جب اتنا خوش دیکھا اور انہوں نے سمجھایا تب جا کہ میرا دل ٹھہرا

پنجم:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علم تعبیر کا یہ بنیادی نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ "ہر شخص کی خواب اس کی ہمت اور استعداد کے موافق ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۰۲)

حضور نے اس نکتہ کی وضاحت میں ایک دلچسپ مثال دی ہے فرماتے ہیں:-

"خوابوں کی تعبیر ہر ایک کے حال کے موافق مختلف ہوا کرتی ہے ایک دفعہ ابن سیرین کے پاس ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوڑے کے ڈھیر پر ننگا کھڑا ہوں۔ ابن سیرین نے کہا کہ اگر کوئی اور شخص کافر یا فاسق اس خواب کو بیان کرتا تو میں اس کی تعبیر اور بیان کرتا مگر تو اس تعبیر کے لائق نہیں اس لئے سن کہ کوڑے اور گند سے مراد یہ ہے کہ تیرے صفاتِ حسنہ سب لوگوں پر کھلے ہیں کیونکہ ننگا ہونے سے انسان کا سب کچھ ظاہر ہو جاتا ہے اسی طرح سب لوگ تیری خوبیاں دیکھ رہے ہیں تو مطلب اس سے یہ ہے کہ صالح آدمی کی خواب کی تعبیر اور ہوتی ہے اور شقی کی اور۔" (البدر جلد ۱ صفحہ ۱۱)

تعبیر الرؤیا الصغیر لابن سیرین میں ایک حکایت لکھی ہے کہ:-

"ایک شخص محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں اذان دے رہا ہوں تو اس کی تعبیر فرمائی کہ تیرے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ پھر دوسرا آدمی حضرت کی خدمت میں آیا حالانکہ پہلا شخص ابھی گیا نہ تھا۔ اس نے بھی اسی طرح کا خواب بیان کیا کہ گویا میں اذان دے رہا ہوں تو اس کی تعبیر [illegible] فرمایا کہ تو حج کرے گا۔ ان پر آپ کے ہمنشینوں نے سوال کیا کہ دونوں میں کیا فرق تھا۔ خواب تو برابر تھے تو آپ نے جواب دیا کہ پہلے شخص کو دیکھا تو اس کی پیشانی شر کی پہچانی معلوم ہوتی تھی۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے تعبیر دی کہ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسَارِقُوْنَ (یعنی پھر ایک آواز دینے والے نے آواز لگائی کہ اے قافلے والو تم چور ہو) اور دوسرے شخص کی پیشانی میں نے نیکی کی دیکھی تو اللہ تعالیٰ کے اس قول سے تعبیر بتائی کہ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ (اور اعلان کر دو لوگوں میں حج کا) چنانچہ جیسی حضرت نے تعبیر بتائی اسی طرح ہوا۔
(تعبیر الرؤیا الصغیر از محمد بن سیرین طبع دوم مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی و اولادہ مصر صفحہ ۹)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حیاتِ قدسی جلد ۵ صفحہ ۱۱۹ و ۱۲۰ میں اپنا ایک نہایت حقیقت افروز واقعہ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا صاحب مارچ ۱۹۱۹ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے قادیان تشریف لے گئے۔ جہاں رات کو آپ نے رؤیا دیکھی کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں رہتا ہوں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قیام گاہ بھی دار المسیح میں ہے۔ حضرت ابراہیم نے آپ کو خالص مشک سے بھری ہوئی ایک ڈبیہ عطا فرمائی جس کے بعد آپ نے حضرت ابراہیم کی خدمت میں آیت اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا پڑھ کر عرض کی کہ منصب امامت کا عطا کرنا تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے آپ نے زیادہ توجہ سے دیکھا تو حضرت ابراہیم کی جگہ آپ کو سیدنا محمود المصلح الموعود نظر آئے۔ اگلے دن حضرت مصلح موعود نے نمازِ ظہر و عصر کے بعد "عرفانِ الٰہی" کے موضوع پر درس دینا شروع فرمایا جو عشاء کے وقت تک جاری رہا تقریر ختم ہوئی تو حضور نے بلند آواز سے اعلان فرمایا کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نمازِ مغرب و عشاء کی پڑھائیں لیکن لوگ تھکے ہوئے ہیں اس لئے نماز مختصر پڑھائی جائے۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحبؓ نے خلیفہ موعود کے ارشاد مبارک پر ہزاروں کے مجمع کو نمازِ مغرب و عشاء پڑھائی۔

اس خواب سے بحقیقت نیر النہار کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ آسمانی بشارات کا نزول ہر شخص کے دائرہ استعداد و مقام و منصب اور روحانی قوت و طاقت کے مطابق ہوتا ہے حضرت مولانا راجیکی صاحب کی خواب میں اشارہ صرف حاضرین کی امامت کرانا تھا حالانکہ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کی عظیم الشان تجلی جب حضرت ابراہیم جیسے مقدس وجود پر ہوئی تو انہیں عالمگیر [illegible] ۶

”خلیفۂ وقت اپنے زمانے کا مجدد ہوتا ہے“

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

حضرت آدم علیہ السلام کا قرآنی قصہ اس حقیقت تاباں کا آئینہ دار ہے کہ خلافت کا مقام کوئی معمولی مقام نہیں ہے بلکہ یہ وہ عظیم الشان مقام ہے جس کی عظمت و بزرگی کا اقرار کروانے کے لیے فرشتوں کو یہ حکم دیا گیا تھا ---- ”اسجدوا لآدم“ کہ تم سب کے سب منصب خلافت پر فائز ہونے والے آدم کے سامنے سر تسلیم خم کر دو اور جب ایک ابلیسی طاقت نے اس حکم سے سرتابی اختیار کی تھی۔ تو اس کو شیطان لعین قرار دے کر جنت الخلد کی ابدی مسرتوں سے محروم کر دیا گیا تھا۔

مقام خلافت کی یہی وہ عظمت و بزرگی ہے جس کا اظہار آیہ استخلاف کے ان الفاظ میں کیا گیا ہے فرمایا۔

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

(النور)

قرآن مجید کے ان الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ مقام خلافت پر فائز ہونے والا انسان کوئی معمولی انسان نہیں ہوتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا محبوب اور پیارا ہوتا ہے جو خدائی رنگ میں رنگین ہونے کے لئے روحانیت کے ان تمام ارتقائی مدارج سے گزر چکا ہوتا ہے:-

اوّل - وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ کے مطابق وہ خدا تعالیٰ کی محبت و اطاعت میں فنا فی اللہ کی منزل سے گزر چکا ہوتا ہے

دوم - وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کی رو سے وہ بقا باللہ کے مرتبہ کو بھی حاصل کر چکا ہوتا ہے۔

سوم - يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا کے مطابق وہ لقا کے بعد لقا کے مقام تک بھی رسائی پا چکا ہوتا ہے اور اب وہ ان روحانی ارتقائی منازل کو طے کرنے کے بعد خدا کے رنگ میں رنگین اور اس کی صفات کا مظہر بن چکا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کا آئینہ اور خلیفہ بننے کی پوری اہلیت رکھتا ہے۔ اور اب جو اس کے خلاف اٹھیں گے۔ تو فرمایا ---- وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ کہ وہ فاسق تبیع لوگ ہوں گے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ جن کو خدا تعالیٰ نے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا تھا فرماتے ہیں:-

”مَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ کے الفاظ میں یہ بھی بتا دیا ہے کہ خلافت درحقیقت خدا تعالیٰ کی نمائندگی ہوتی ہے۔ اور خدا کی صفات کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہے جو اس کا انکار کرتا ہے وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ سے عہد مودت توڑتا ہے“

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم صفحہ ۴۶۵)

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ خلافت خدا تعالیٰ کی نمائندگی ہے خلافت خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کی مظہر ہے جس کے ذریعہ ہم خدا تعالیٰ کے جلال و جمال کے جلووں کو عیاں پاتے اور اسی کے پیار اور محبت کی ان قادرانہ تجلیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جن کا ان خوش نصیب انسانوں نے نظارہ کیا ہوتا ہے جو نبی وقت پر اس کی زندگی میں ایمان لاتے ہیں۔

اس لئے وہ عظیم الشان ہستی جو قرب الٰہی میں یہاں تک پہنچ چکی ہو اس کے متعلق کس طرح یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ اس کی موجودگی میں اس کے علاوہ کوئی اور امام اور مجدد دنیا کی اصلاح و ہدایت کے لئے مامور ہو سکتا ہے۔ مقام خلافت کی اسی عظمت و بزرگی پر ایمان لے آنے کے بعد یہ خیال کبھی نہیں پیدا ہونا چاہیئے کہ اب جبکہ چودھویں صدی اپنے اختتام کو پہنچ چکی ہے اور بعض مسلمان حکومتیں پندرھویں صدی کا جشن استقبال منانے کی تیاریوں میں منہمک ہیں۔ پندرھویں صدی کا مجدد کون ہوگا؟

امر ثانی:- میں یہاں یہ عرض کر دوں کہ آقائے نامدار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پس منظر میں بعثت مجددین کی پیشگوئی فرمائی تھی اس کا جب ہم مطالعاتی نظارہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ بتایا گیا کہ آپ کی بعثت اولیٰ میں خلافت راشدہ تیس سال چلے گی۔

”الخلافة ثلاثون سنة ثم تكون ملكا“ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

اور اس کے بعد مسلمانوں میں ملوکیت اور جبریت کا دور دورہ ہوگا تو اس پر آپ کا طبعًا کبیدہ خاطر ہونا لازمی تھا جس پر آپ کو بعثت مجددین کی بشارت دی گئی مگر اس کے برعکس چونکہ آپ کی بعثت ثانیہ میں خلافت کا سلسلہ دائمی اور غیر منقطع تھا۔ اس لئے یہاں مجددین کی بالکل ضرورت نہ تھی میرے اس استدلال کی بنیاد اسی حدیث پر ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:-

”تكون النبوة فيكم ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ ثم تكون ملكا عاضا ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ ثم تكون ملكا جبرية ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ثم سكت“

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۷۳ مشکوٰۃ باب تغیر الناس صفحہ ۴۶۱)

سیدنا و سید الکائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس حدیث پاک میں مسلمانوں کی تاریخ کو چار ادوار میں منقسم کر کے بتا دیا ہے کہ پہلے ان میں آپ کی ذات بابرکات براہ راست خدائی انعامات و حسنات کے حصول کا ذریعہ بنی رہے گی۔ پھر ان میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ چل نکلے گا۔ جس کے بعد ان میں ملوکیت اور جبریت کا دور دورہ ہوگا۔ اور آخر میں پھر ان میں خلافت علیٰ منہاج نبوت چل نکلے گی۔ جس کا سلسلہ دائمی اور غیر منقطع ہوگا۔

چنانچہ یہی وہ زندہ تابندہ حقیقت ہے جس کی بابت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا۔“

(الوصیت)

سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ ارشادات اس امر کا ثبوت ہیں کہ جماعت احمدیہ میں خلافت دائمی اور غیر منقطع ہے اور اب اس جماعت میں کوئی اور نظام نہیں چل سکتا اور نہ ہی خلیفہ وقت کے ہوتے ہوئے جماعت میں کوئی اور امام اور مجدد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خلیفہ کہتے ہیں اسی ذات والا صفات کو جو اپنے زمانہ کے اماموں اور مجددوں سے بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے اور اسی لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ خلیفۂ وقت ہی اپنے زمانہ کا امام اور مجدد ہوتا ہے۔

اقرب الموارد کا مصنف لکھتا ہے:-

”و فی الشرع الامام الذی لیس فوقہ امام“

کہ شرع محمدی میں خلیفہ وہ امام ہوتا ہے جس کے اوپر اور کوئی امام نہ ہو۔

پس ماننا پڑے گا کہ خلیفہ کی موجودگی

ہیں ایک الگ امام اور مجدد کا تصور سراسر غیر اسلامی تصور ہے جو اسلامی تعلیمات کے بالکل برخلاف ہے۔ اس لئے لازمی طور پر خلیفہ وقت (متعنا اللہ بطول حیاتہم) ہی اپنے زمانہ کا مجدد اور امام ہے

امر ثالث:- سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات پاک کے علاوہ اگر ہم آیت استخلاف پر غور کریں تو اس سے بھی یہ حقیقت بے نقاب ہوتی ہے کہ خلیفہ وقت کا مقام اور کام ایک مجدد سے بڑھ کر ہے اور اس کی موجودگی میں مسلمانوں میں کوئی الگ مجدد اور امام نہیں ہو سکتا کیونکہ خلیفہ وقت کو وہ عظمت اور بزرگی کا مقام حاصل ہے کہ خدا تعالیٰ ڈنکے کی چوٹ کہتا ہے۔

وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

جو کوئی بھی ہمارے خلیفہ کی اطاعت کے حلقہ سے باہر چلا جائے گا۔ وہ فاسق ہو گا خواہ وہ کوئی ہو۔

چنانچہ بعثت مجددین والی حدیث بھی خود اس امر پر گواہ ہے کیونکہ ایک مجدد کی بعثت کا منشاء و مقصود یہ ہے کہ

"یجدد لھا دینھا"

کہ وہ دین میں پیدا شدہ غلطیوں کا ازالہ کرتا ہے اور اسے زمانہ کے نئے بدلتے اور بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق نئے رنگ میں پیش کرتا ہے مگر اس جگہ ان امور کا بالکل ذکر نہیں کیا گیا کہ ایک مجدد کو تجدید دین کی مہم کو سر کرنے کے لئے کن مصائب و شدائد کی گھاٹیوں میں سے گزرنا پڑتا ہے اور وہ دنیا میں اپنے ان تجدیدی کاموں کی وجہ سے کس حد تک اسلامی انقلاب برپا کرنے میں کامیاب ہوتا ہے اور وہ لوگ جو اس کی اس مہم میں اس کے رفقاء کار نہ ہوں ان کا انجام کیا ہوتا ہے؟

مگر اس کے برعکس مقام خلافت کی عظمت و بزرگی کا یہ عالم ہے کہ خلیفہ وقت کی کامیابی و کامرانی کے متعلق یہاں تک ایمان افروز وعدہ دیا گیا ہے فرمایا:-

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ

کہ خلیفہ وقت جن تجدیدی کاموں کو بروئے کار لاتا ہے اور جن اسلامی روح نواز تحریکوں کو جاری فرماتا ہے خدا تعالیٰ ان کو کامیاب و کامران بناتا ہے اور اس کی تمام مذہبی، سیاسی، ملی اور جماعتی تحریکوں میں اسے تمکنت و قوت بخشتا ہے اور گو ان مراحل کو طے کرتے ہوئے اسے جابجا خوف و خطر درپیش ہوتے ہیں مگر آخر اللہ تعالیٰ ان سب خوفوں کو امن سے بدل دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسی کی وجود کی برکت سے يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا کا ایمان افروز اسلامی انقلاب دنیا بچشم خود دیکھ لیتی ہے اور وہ لوگ جو پھر بھی اس نظام روحانی کو قبول نہیں کرتے ان کو فرمایا۔

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

وہ سب حلقہ اطاعت سے باہر نکلنے والے قرار پاتے ہیں۔

پس ماننا پڑے گا کہ خلافت کا مقام مجدد کے مقام سے بہت ارفع و اعلیٰ مقام ہے کیونکہ خلیفہ خدا کی قدرت ثانیہ کا مظہر ہوتا ہے۔ اور صاحب نبوت کا پرتو اور عکس جس کے ذمہ انہیں فرائض و امور کو شرمندۂ تکمیل کرنا ہوتا ہے جو صاحب نبوت کے فرائض اور امور ہیں۔ چنانچہ عربی زبان کے لحاظ سے خلیفہ کہتے ہیں۔

مَنْ يَّخْلُفُ غَيْرَهٗ وَ يَقُوْمُ مَقَامَهٗ۔

(اقرب الموارد)

جو اپنے پیش رو کے مقام پر کھڑا ہو اور ان فرائض و مقاصد کو بروئے کار لائے جو ان کے پیش رو کو سرانجام دینے ضروری ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے ..... کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے .. ... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔"

(الوصیت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد پاک سے ظاہر ہے کہ خلیفہ حقیقت میں اس نامکمل کام کو پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے جو اپنی محدود زندگی کی وجہ سے نبی وقت پورے نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہی مفہوم اس حدیث نبوی کا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:-

"مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ"

کہ دنیا میں ہر نبوت کے بعد خلافت ضرور برپا ہوتی ہے گویا کہ خلافت نبوت کا تتمہ اور تکملہ ہے جو نبی کے ادھورے کاموں کو مکمل کرتی ہے۔ اور مومنوں کی تسکین قلب اور تسلی روح کے سامان مہیا کرتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ پر لوگوں کا ایمان بڑھتا رہے اور وہ دین حق کے غلبہ اور استحکام کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور جاں نثاریوں کا مظاہرہ کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ رحیم و کریم آقا ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو تا قیامت خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ رہنے کی سعادت نصیب فرمائے اور محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں ان لازوال برکتوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے جن سے اس نے خلافت حقہ اسلامیہ کے دامن کو مالا مال فرمایا ہے آمین اللھم آمین ثم آمین۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں قادیان کے لیل و نہار

رمضان المبارک اپنی گوناگوں برکتوں کے ساتھ آیا اور خیر تمام بھی ہوا آخری عشرہ میں مقامی احباب جماعت اور خواتین نے عبادتوں دعاؤں اور ذکر الٰہی میں زیادہ انہماک کے علاوہ سنت نبوی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ایک خاص تعداد میں مرد اور خواتین نے قادیان کی دونوں مرکزی مساجد میں اعتکاف کرنے کی سعادت پائی ان کے اسماء گرامی بدر کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکے ہیں اس فہرست میں مکرم چوہدری محمد مظفر صاحب باجوہ اور مکرم چوہدری سردار محمد صاحب درویش کے نام درج ہونے سے رہ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب کے اعتکاف قبول فرمائے

آخری عشرہ میں ہی صبح کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں بخاری شریف کا درس مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی دیتے رہے جبکہ مسجد اقصیٰ میں حدیث شریف کا درس مکرم مولوی محمد عمر صاحب اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب کو دینے کی سعادت حاصل رہی۔

نماز تراویح مسجد اقصیٰ میں عزیز حافظ مظہر احمد صاحب طاہر بعد نماز عشاء اور مسجد مبارک میں سحری کے وقت مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب پڑھاتے رہے نماز ظہر تا عصر روزانہ ہی قرآن کریم کا درس مسجد اقصیٰ میں جاری رہا جس علماء کو درس دینے کی سعادت حاصل رہی ان کی تفصیل بدر میں ساتھ کے ساتھ ریکارڈ ہوتی رہی ہے ۲۵ر رمضان المبارک کو جب قرآن کریم کا یہ دور ختم ہوا تو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے نماز عصر سے قبل اجتماعی دعا کرائی اس موقع پر مقامی احباب و خواتین نے کثیر تعداد میں حاضر ہو کر دعا میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں قبول فرمائے۔ آمین

دعائے مغفرت: مکرم شیخ کلیم الدین صاحب تاراکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ تاراکوٹ کے نائب صدر مکرم نصیر الدین خان صاحب بتاریخ ۲۴ر اگست ۱۹۷۷ء کو اچانک صبح کے وقت وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم بڑے مخلص اور پابند صوم و صلوٰۃ اور جماعت احمدیہ تاراکوٹ کے سب سے اول بیعت کنندہ میں سے تھے ان کی وفات سے ان کے جملہ پسماندگان اور خصوصاً ان کے بڑے بھائی مکرم مولوی بشیر الدین خان صاحب کو بہت صدمہ ہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بچے اور ایک بیوہ سوگوار چھوڑے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ - (مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان)

منقولات

(۱) بڑے باپ کا بڑا بیٹا

"کراچی سے شائع ہونے والے ایک رسالے "سَت رنگ" (اکتوبر ۱۹۷۶ء) کے صفحات ۴۳، ۴۴ اور ۴۵ پر "جستہ جستہ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں مضمون کے مرتب عزیز فہمیدہ صاحب نے دارالعلوم دیوبند کے "شیوخ الاسلام" میں سے ایک شیخ قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے ایک کتابچے میں سے چند واقعات نقل کئے ہیں کتابچے کا نام ہے "مجاز مجسم" — یہ واقعات ایک دیوبندی لیڈر "مولانا حبیب الرحمٰن" کے متعلق ہیں۔ ملاحظہ ہوں

"— مولانا حبیب الرحمٰن حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ بڑے صاحبزادے کا نام خلیل الرحمٰن تھا۔ جو جمعیۃ العلماء کے ناظم تھے بلا کے ذہین تھے اور ذکاوت ان کی ضرب المثل تھی۔ جوانی کے ابتدائی ایام میں کوئی ایسی برائی نہ تھی جو ان سے سرزد نہ ہوئی ہو جوا کھیلا فراڈ کیا لوگوں کا مال غصب کیا۔ جعل سازی بھی ان کی بے مثل تھی۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ علمی استعداد کا یہ حال کہ دیوبند تشریف لاتے تو طالب علم ان پر مٹے ہوئے تھے قربان تھے علمی قابلیت کی وجہ سے "ہدایہ" طلبہ کے ہاتھ میں ہے اسٹیشن سے شہر کی جانب آ رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ "ہدایہ" کا سبق بھی ہو رہا ہے طلبہ کا ہجوم بھی ساتھ ہے اور ہر طالب علم ان سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کے لئے بے چین ہے۔ دیوبند پہنچے تو ایک جواری بنیے "بلاس" کے مکان پر جا پہنچے۔ اسے آواز دی وہ بنیا باہر آیا تو آپ نے اسے پوچھا "تو جوتا چت لے گا یا پٹ" — شرط دس ہزار روپے ٹھہری جواری بنیے نے ایک لمحے کو سوچا اور کہا "پٹ" — بس جوتا پھینکا گیا جوتا چت گرا اور آپ دس ہزار روپے لے کر آگے روانہ ہوئے اور ہدایہ کا سبق جاری رہا۔

ایک مرتبہ ایک بنیے سے بیس ہزار روپے قرض لیا اور دستاویز لکھ کر دستخط کر دئے میعاد طے ہوئی کہ ایک سال بعد رقم کی ادائیگی ہوگی۔ سال گزرنے کے بعد بنیے نے اپنی رقم طلب کی آپ ایسے اچھلے جیسے کسی بچھو نے ڈنگ مار دیا ہو!

"رقم؟ — کونسی رقم؟"

بنیا گڑگڑایا "حضور وہ رقم جو آپ نے قرض لی تھی"

"میں نے قرض لی تھی تیرا دماغ تو نہیں چل گیا مکار فریبی ہم نے کب قرض لیا تھا"

بنیا بڑا سٹپٹایا۔ اس نے کہا "حضرت آپ نے دستاویز لکھ کر دی ہے"

"میں نے کوئی دستاویز نہیں لکھی بھاگ یہاں سے کیوں دنگا فساد کرنے پر تُلا ہوا ہے؟" مولانا گرجے۔

رقم بڑی تھی دو چار سو کی بات ہوتی تو بنیا اس پر لعنت بھیجتا۔ اس نے عدالت میں جا کر دعویٰ کر دیا۔ دستاویز اس کے پاس تھی۔ جس پر مولانا کے دستخط تھے اس نے جج کے سامنے دستاویز رکھی اور بیس ہزار کی ڈگری کی درخواست کی — مولانا نے کہا "حضور میں بھی دیکھ سکتا ہوں دستاویز کو؟"

جج نے کہا دیکھو۔ "دیکھو تمہارے سامنے حجت ہے"۔

پھر دستاویز کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر دکھایا صورت کچھ ایسی تھی کہ کاغذ کا اوپر کا سرا جج کے ہاتھ میں تھا۔ اور نیچے جہاں دستخط تھے مولانا کے ہاتھ میں تھا — خدا جانے وہ انگوٹھے میں کوئی مسالہ لگا کر گئے تھے یا کیا صورت تھی اس طرح سے انگوٹھے سے پکڑ کر مسلا ہے کہ جب کاغذ میز پر رکھا تو دستخط غائب تھے۔

مولانا نے کہا "کیا یہ دستاویز ہے جو بنیے نے دی تھی؟"

جج نے کہا "ہاں یہ دستاویز مجھے بنیے نے دی ہے"۔

آپ نے کہا۔ "جعلی معلوم ہوتی ہے۔ اس پر دستخط تو ہیں ہی نہیں"۔

جج نے دستاویز اٹھا کر دیکھی تو واقعی اس پر دستخط نہ پاسنے غصے میں بنیے کو آڑے ہاتھوں لیا۔

بنیا گڑگڑایا "حضور اس پر دستخط تھے میں حلف اٹھاتا ہوں"

"دستخط تھے تو کہاں گئے۔ کیا کوئی جن کھا گیا یا ہوا میں اڑ گئے"

بنیے نے اپنا سر پیٹ لیا۔ آخر بنیے پر ڈگری ہوئی مولانا نے ہتک عزت کا دعویٰ دائر کر دیا۔ اور مزید بیس ہزار روپے وصول کر لئے۔

سب سے دلچسپ واقعہ یوں ہے — ایک مرتبہ ایک سنار کو گھر بلایا کہ شادی ہونے والی ہے۔ دس پندرہ ہزار کے زیور لینے ہیں۔ جب سنار سامنے آیا۔ تو آپ نے فرمایا اجازت ہو تو میں گھر میں عورتوں کو دکھالوں۔

سنار نے کہا ضرور دکھائیے صاحب کوئی بے اعتباری تھوڑی ہے۔

بس وہاں سے جا کر یہ کام کیا کہ ہر زیور کا نگ آدھے گھنٹے میں اکھاڑ کر چھوٹے چھوٹے پرچوں میں اپنے دستخط کر کے نیچے رکھ دئے اور نگوں کو اسی طرح جڑ دیا جس طرح تھے اور لا کر واپس کر دئے وہ لے کر چلا گیا۔

دوسرے دن مولانا نے جا کر عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا کہ سنار میرے گھر سے پندرہ ہزار روپے کے زیور چرا لے گیا ہے فوراً سمن جاری ہوا۔ اس کی طلبی ہوئی وہ عدالت میں حاضر ہوا مولانا کا دعویٰ تھا کہ — ۱۵ ہزار روپے کے زیور سنار لے گیا ہے — اس نے کہا "صاحب میں کسی کے زیور نہیں لایا اپنے زیور دکھانے کے لئے لے گیا تھا"۔

مولانا نے کہا "یہ جھوٹا ہے چرا کر لے گیا ہے عدالت میں غلط بیانی سے کام لے رہا ہے کہ میں دکھانے کے لئے لے گیا تھا"

بحث شروع ہوئی تو جج نے مولانا سے پوچھا کوئی ثبوت ہے آپ کے پاس؟

مولانا نے کہا "ثبوت یہ ہے کہ اس کے سارے زیورات عدالت میں طلب کر لئے جائیں میں اپنے زیورات پہچان لوں گا۔

چنانچہ سارے زیورات عدالت میں پیش کئے گئے۔ مولانا نے وہ زیورات جو ان کی نگاہ میں آچکے تھے سب الگ کر دئے اور کہا "یہ ہیں وہ زیورات"

سنار نے شور مچایا "حضور یہ زیورات ان کے کہاں سے آئے۔ یہ تو میری دکان کے زیور ہیں — جج نے کہا مولانا آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ زیورات آپ کے ہیں۔ لیکن آپ کے پاس کوئی ایسا ثبوت ہے جس سے ظاہر ہو کہ یہ زیورات آپ کے ہیں؟ — مولانا نے کہا "صاحب کسی بھی زیور کا نگ اکھاڑ کر دیکھ لیجئے ہر نگ کے نیچے میرے نام کے دستخط موجود ہیں"۔ چنانچہ سارے نگ نکالے گئے تو ہر نگ کے نیچے مولانا کے دستخط موجود تھے آخر پندرہ ہزار کے زیورات مولانا کو مل گئے۔

یہ حالت تھی مولانا کی دنیاداری کی اور ساتھ ہی علمی استعداد کا یہ حال کہ سڑک پر بھی جا رہے ہیں تو طلبہ پیچھے پیچھے"۔ (سَت رنگ اکتوبر ۷۶ء منقول از مجاز مجسم قاری محمد طیب)

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۱۹/۸/۷۷ء)

(۲) کیا مسیح ناصری کشمیر میں مدفون ہیں؟

اخبار "امرت بازار پتریکا" کلکتہ کے ۹ اگست ۱۹۷۷ء کے شمارہ میں بعنوان بالا مسٹر امت رائے کی طرف سے ذیل کی خبر شائع ہوئی ہے۔

لندن ۸ اگست "ایک امریکن تصنیف کے مطابق جو آج شائع ہوئی ہے (حضرت) مسیح کی موت صلیب پر واقع نہیں ہوئی تھی۔

مرازنہ مذاہب کے ایک امریکی عالم اس امر کے مدعی ہیں کہ تحقیقات کی رو سے اس امر کی کوئی بھی شہادت نہیں کہ (حضرت) مسیحؑ کا صلیب پر انتقال ہوا تھا۔ عالم موصوف استفسار کرتے ہیں کہ آیا (حضرت) مسیحؑ نے (وطن سے ہجرت کی خاطر) ایک طویل راستہ اختیار کیا اور کشمیر میں آباد ہو کر وہاں شادی کر لی تھی۔ عالم موصوف اس بات کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ سرینگر میں ڈاکٹر (صاحب) سلیم کا خاندان ایسا شجرہ نسب پیش کر سکتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خاندان براہ راست حضرت مسیح کی نسل سے ہے یہ امر بھی بتایا ہے کہ یہ خاندان ان کی قبر کی حفاظت بہت فکر سے کرتا ہے۔ جو کہ کشمیر کے وسط میں ہے"۔

(باقی صفحہ پر)

عشرہ وقفِ جدید

مورخہ ۷؍اخاء (اکتوبر) تا ۱۶؍اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء

احبابِ کرام! وقفِ جدید کی اہمیت کے بارے میں خلفاء کرام کے ارشادات اس اعلان کے آخر پر درج کئے جا رہے ہیں۔ اس کی اہمیت خصوصاً لجنۂ نسواں اور نمایاں طور پر واضح کرنے کے لئے اور اس کام کو ترقی دینے کے لئے مورخہ ۷؍اکتوبر تا ۱۶؍اکتوبر عشرہ وقفِ جدید منایا جا رہا ہے۔

آپ ضرورت ایک سے زیادہ دفعہ جلسہ کرکے عہدیداران مرد و زن، اطفال و بچگان کو اس تحریک میں شامل کرنے کی بھرپور کوشش کریں نیز گذشتہ سالوں کے بقایا کی وصولی کے ساتھ ساتھ سالِ حال ۱۹۷۷ء کے وعدوں کی وصولی اور ۱۹۷۸ء کے وعدے اضافہ کے ساتھ حاصل کئے جائیں۔

اُمید ہے کہ مبلغین و معلمین و لجنات اماء اللہ اور مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ کے عہدیداران تعاون فرمائیں گے۔ اور احباب کے سامنے خلفاء کرام کے ارشادات پیش کریں گے۔

بعد اختتام عشرہ جماعتیں دفتر ہذا کو اپنی کارکردگی سے مطلع فرمائیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ:-

"جو وعدے اس تحریک کے آ رہے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ شاید چھ روپے سالانہ انتہائی حد ہے مگر یہ بات غلط ہے اتنی بڑی سکیم کو چلانے کے لئے لاکھوں روپے کی ضرورت ہے جس کی توفیق بارہ روپے سالانہ کی ہو وہ بارہ روپے سالانہ دے سکتا ہے جس کی توفیق پچاس روپے سالانہ کی ہو وہ پچاس روپے سالانہ دے سکتا ہے دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ چھ سو روپے شائع ہو چکا ہے اور چھ سو چھ سے سو گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا مجھ کو توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ بیس پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ
"جماعت کے اسّی فیصدی باپ اور اسّی فیصدی مائیں ایسی ہیں جنہیں احساس ہی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے بچوں کے لئے خدا کی رضا کی جنّت کو کس طرح پیدا کرنا ہے۔ کیا آپ اس بات کو پسند کریں گی۔ اے احمدی بہنو! اور کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے اے احمدی بھائیو! کہ آپ کو خدا کی رضا کی جنّت نصیب ہو جائے لیکن آپ کے بچے اس دروازہ سے دھتکارے جائیں۔ اور اُن کو دوزخ کی طرف بھیج دیا جائے۔ یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کرے گا۔ ... پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور بچوں کے دلوں میں دین کی راہ میں قربانی دینے کا شوق پیدا کریں۔"

اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

منقولات - بقیہ صفحہ ۹

لداخ:- جماعت احمدیہ سرینگر کے ذریعہ کوشش پر سلیم صاحب نے اپنا شجرہ نسب نہیں دکھایا۔ اس لئے اس بارے میں یہ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ یہ خاندان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسل ہے۔ البتہ اس سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ اہلیانِ کشمیر میں حضرت عیسیٰ کی ہجرت کرکے آنے اور وہاں شادی کرکے آباد ہونے کا خیال پایا جاتا ہے۔

(قائدین مجالس ہر ماہ اپنی ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ مرکز ارسال فرمائیں (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ))

ضروری اعلان

بابت انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بھارت کی تمام لجنات کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ پانچ سال یعنی جنوری ۱۹۷۸ء تا دسمبر ۱۹۸۲ء تک کے لئے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کے انتخاب کی کارروائی اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۷؍۱۲؍۱۹ کو عمل میں آئیگی اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل ضروری امور اور ہدایات مدنظر رکھنی ضروری ہیں:-

(۱) صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قادیان میں رہائش پذیر ہونا ضروری ہے۔

(۲) انتخاب کے لئے تین نام پیش ہونے ضروری ہیں تین سے کم نام نہیں ہونے چاہئیں تین سے زیادہ ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بوقت انتخاب کم از کم تین نام پیش کئے جانے چاہئیں۔ اور پھر ووٹ لئے جائیں۔ (یہ ضروری نہیں کہ ہر لجنہ تین نام پیش کرے۔ بے شک پیش بھی کر دیں۔) خواہ باقی دو کو کوئی ووٹ بھی نہ ملے لیکن قانون پورا کرنے کے لئے تین نام ضرور پیش کئے جائیں۔ اس کی وضاحت اس لئے کی جا رہی ہے تاکہ آنے والی نمائندہ اپنی لجنہ سے مشورہ کے بعد ایک سے زائد نام ذہن میں رکھ کر آئے۔

(۳) جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ انتخاب اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہندوستان بھر سے اس موقع پر بیرونی لجنات کی ممبرات مرکز میں تشریف لاتی ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ اس سال ہر لجنہ کم از کم ایک نمائندہ شرکت کے لئے ضرور بھجوائے گی۔

(۴) اگر کسی وجہ سے کسی لجنہ کی نمائندہ انتخاب کے موقع پر شرکت نہ کر سکے تو ایسی لجنہ اپنی رائے تحریری طور پر بذریعہ رجسٹری نومبر ۷۷ء کے آخر تک دفتر لجنہ مرکزیہ کے پتہ پر ضرور بھجوا دیں۔

(۵) ہر لجنہ اپنی ممبرات کی تعداد کے لحاظ سے ہر پچیس ممبرات پر ایک نمائندہ چُن کر بوقتِ انتخاب، مرکز میں بھجوا سکتی ہے۔ بیرونی لجنات سے اگر ممبرات کی تعداد کے مطابق زیادہ نمائندگان نہ آ سکتی ہوں۔ تو اس موقع پر کم از کم ایک نمائندہ ضرور آئے۔

(۶) بیرونی لجنات جس کو اپنا نمائندہ بنا کر بھجوائیں اسے اپنی لجنہ کی رائے سے آگاہ کر دیں تاکہ انتخاب کے موقع پر وہ اس ممبر کے حق میں ووٹ دے جس کے بارے میں اس کی لجنہ نے فیصلہ کیا ہو۔ اس نمائندہ کی اپنی ذاتی رائے نہیں ہونی چاہیئے۔

(۷) ہر نمائندہ کے پاس اپنی صدر لجنہ مقامی کی تصدیقی چٹھی ہونی چاہیئے کہ وہ اس لجنہ کی طرف سے بطور نمائندہ شرکت کر رہی ہے۔ ایسی تصدیق کے بغیر اس کو شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔

امۃ القدوس
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

تعمیر مساجد اندرون ہند

آپ کے مخلصانہ تعاون کی ضرورت ہے

ہندوستان کی بعض احمدیہ جماعتیں جو مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے اپنے خرچ پر مساجد کی تعمیر نہیں کر سکتیں وہ مرکز سے مدد چاہتی ہیں اور مرکز آپ سے مدد چاہتا ہے ایسے احباب کرام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مالی فراخی بخشی ہے وہ اس کارِ ثواب میں حصہ لیں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کہ جو شخص رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اس بشارت کے مورد بنیں۔

ناظر بیت المال آمد

قادیان میں عید الفطر کی مبارک تقریب - بقیہ (ص ۲)

اپنے ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا ۔ اگر ایک شخص خود تو نیکو کار ہے اسلامی تعلیم کا پابند ہے ۔ لیکن اگر اس کے اپنے ہی گھر میں اس کی بیوی اس کے بچے صحیح اسلامی روح کو اپنے اندر پیدا نہیں کرتے ان کی تربیت اس ڈھنگ سے نہیں ہو رہی تو یہ بات اس کے لئے پریشانی کا باعث ہے ۔ اس لئے جہاں اپنی اصلاح کرنی ہے وہاں ہمارا اجتماعی فرض ہے کہ سارے معاشرے کی اصلاح اور اس کے سدھار کی طرف متوجہ رہیں یہ کام کوئی ایک دو دن یا سال دو سال میں پورا نہیں ہو جاتا بلکہ اس کے لئے لمبے مجاہدہ ایک خاص لگن کے ساتھ کام کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے ۔

خدا کا شکر ہے کہ ہمیں رمضان شریف کا کامل ایک ماہ اس طرح کی مشق کرنے کا مل گیا ۔ اب اس کو بڑھانے اور ان عادتوں کو پختہ اور راسخ کرنے کی ضرورت ہے ۔ قرآن کریم کی رو سے مومن کا ہر لمحہ خدا تعالےٰ کی تسبیح و تحمید میں گزرنا چاہیئے ۔ مومنوں کے حق میں تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ کی عملی تصویر بنے ہوئے ہیں اس کی زبانوں سے ہمیشہ ہی تسبیح و تحمید کے کلمات نکلتے رہتے ہیں یہی اُن کی رُوح کی غذا ہوتی ہے ۔

خطبہ کے آخر میں آپ نے آیۃ کریمہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کی مختصر تفسیر بیان کرنے کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر ہمیشہ ہی عمل کرتے رہنے کی تلقین فرمائی اور واضح کیا کہ اس کی برکت سے خدا کی رضا اور اس کی خوشنودی کی راہیں ملتی ہیں ۔

خطبہ ثانیہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس خصوصی ٹیلیگرام کا ترجمہ سنایا جو حضور نے عید کی مبارک تقریب کے موقع پر از راہ شفقت ارسال فرمایا ۔ جس کا مکمل متن دوسری جگہ درج ہے ۔

آخر میں آپ نے تمام حاضرین سمیت ایک لمبی اور پُر سوز دُعا کی بعدہٗ سب احباب نے بغلگیر ہو کر ایک دوسرے کو عید مبارک دی اور سب نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے مصافحہ معانقہ کر کے عید مبارک دی ۔

واضح ہو کہ امسال مردوں نے مسجد اقصیٰ میں اور خواتین نے مسجد مبارک کے دالان حضرت ام المومنین میں نماز عید ادا کی مسجد مبارک تک آواز پہنچانے کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے بجلی کی لمبی تار سے رابطہ قائم کیا گیا تھا ۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ ۔ فالحمد للّٰہ اوّلاً و آخراً ۔

اخبار قادیان

محترم ڈاکٹر عبد الصمد صاحب آف بنگلہ دیش مع اہل و عیال رمضان المبارک کے چند یوم قادیان میں گزارنے کے بعد مورخہ ۲۰/۹/۷۷ کو واپس تشریف لے گئے ۔ ٭ مکرم میاں سیٹھ محمود احمد صاحب گلوب آف کلکتہ مورخہ ۲/۹/۷۷ کو رمضان المبارک کا آخری عشرہ قادیان میں گزارنے کے بعد واپس تشریف لے گئے ۔ ٭ مکرم حاجی عبد القیوم صاحب آف لکھنؤ اور مکرم عبد الوقار فاروقی صاحب سیتاپوری آف تخیم پور کھیری رمضان المبارک کا مقدس مہینہ قادیان میں گزارنے کے بعد علی الترتیب مورخہ ۱۷/۹/۷۷ و ۱۹/۹/۷۷ کو واپس تشریف لے گئے ۔ ٭ مکرم قریشی عطاء الرحمن صاحب ناظر بیت المال خرچ کی طبیعت پہلے سے کافی بہتر ہے تاحال کمزوری ہے احباب دُعائے صحت فرمائیں ۔ ٭ مکرم چوہدری محمد خضر صاحب باجوہ درویش کو چند روز قبل پیشاب میں خون آنے کی تکلیف ہو گئی موصوف کو فوری طور پر امرتسر سول ہسپتال میں لے جایا گیا الحمد للہ کہ جلد افاقہ ہو گیا اور دوسرے روز ہی واپس قادیان آ گئے احباب کرام موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ۔ ٭ قادیان میں بعض احباب و خواتین و بچے زکام موسمی بخار اور دیگر عوارض کے سبب بیمار ہیں ۔ احباب سب کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ۔ ٭ رمضان المبارک گزرنے کے بعد حسب سابق بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی

... بخاری شریف کا درس دیتے رہتے ہیں ۔

پروگرام دورہ مکرم یو ابو بکر صاحب بطور انسپکٹر وقف جدید

جملہ جماعتہائے احمدیہ کیرالہ و تامل ناڈو کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم یو ابو بکر صاحب معلم وقف جدید بطور انسپکٹر وقف جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ وقف جدید اور حصول وعدہ جات کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں جملہ جماعتوں کے عہدیداران و مبلغین کرام نیز معلمین کرام سے کامل تعاون کی درخواست ہے

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
منجیشور	-	-	۱/۱۰/۷۷	مریاکنی انانلور	۲۱/۱۰/۷۷	۳	۲۴/۱۰/۷۷
مرکزہ کویا ناڈ				منار گھاٹ	۲۴	۱	۲۵
ونگدرہ ویرانچ پیٹ	۱/۱۰/۷۷	۲	۳/۱۰/۷۷	چیلاکرا	۲۵	۱	۲۶
کوڈالی	۳/۱۰/۷۷	۲	۵/۱۰/۷۷	آٹرا پورم	۲۶	۱	۲۷
پنگاڈی	۵	۳	۸	اردنا کونم	۲۷	۱	۲۸
کنانور - کڈلائی	۸	۳	۱۱	کروناگاپلی کوچی ناڈ	۲۸	۴	۱/۱۱/۷۷
نیسلی چری - بڑاگرا	۱۱	۱	۱۲	تروندرم	۱/۱۱/۷۷	۲	۳/۱۱/۷۷
کالیکٹ	۱۲	۳	۱۵	ساتانکولم	۳	۱	۴
کوڈیاتھور	۱۵	۱	۱۶	میلاپالیم	۴	۱	۵
کالیکٹ	۱۶	۱	۱۷	کوٹار	۵	۱	۶
ہت پریم وانیم بلم	۱۷	۲	۱۹	شنکرن کوئل	۶	۱	۷
کیرولائی	۱۹	۲	۲۱	منجیشور	۸/۱۱/۷۷	-	-

درخواست دعا: ربوہ سے اطلاع ملی ہے کہ میرے برادر نسبتی مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بہاولپور تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور لائلپور ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب کرام میرے بھائی کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں ۔ اللہ تعالےٰ فضل فرمائے ۔ خاکسار : محمد حفیظ بقاپوری

VARIETY
ویرائٹی
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686. P.P
پائیدار بہترین ڈیزائن
لیدر سول اور ریگزین کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
مکھنیا بازار ۴۲/۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار موٹر سائیکل سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے !
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD
C.I.T COLONY
MADRAS --- 600004
PHONE - 76360

فہرست نمبر ۱۶

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب کی آئندہ تین سال کیلئے یعنی اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ پیر بیر (کیرالہ)

صدر جماعت و امین : مکرم پی پی محمد صاحب
امام الصلوٰۃ و سیکرٹری مال : ؍؍ ؍؍ عبد الرشید صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت : ؍؍ ؍؍ شاہ عبد الحمید صاحب

(۲) جماعت احمدیہ پیھنا پیریم (کیرالہ)

صدر جماعت : مکرم ماسٹر سی محمد صاحب — سیکرٹری مال : مکرم سی کے ابوبکر صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت : مکرم پی پی حمزہ صاحب

(۳) جماعت احمدیہ ہاری پاری گام (کشمیر)

صدر جماعت : مکرم حکیم ولی محمد راتھر صاحب — سیکرٹری ضیافت : مکرم منظور احمد صاحب شیخ
نائب صدر : ؍؍ حاجی محمد شعبان صاحب راتھر — محاصل مال : ؍؍ غلام نبی صاحب راتھر
سیکرٹری تبلیغ : ؍؍ محمد مقبول صاحب راتھر — سیکرٹری تعلیم و تربیت : ؍؍ غلام حسن آغا صاحب
؍؍ امور عامہ : ؍؍ حکیم ولی محمد صاحب راتھر — سیکرٹری مال : ؍؍ محمد منور صاحب راتھر

(۴) جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر)

صدر جماعت : مکرم عبد السبحان صاحب گنائی — سیکرٹری جائیداد : مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب بٹ
نائب صدر : ؍؍ محمد ایوب صاحب گنائی — ؍؍ امور عامہ : ؍؍ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب ایتو
سیکرٹری تبلیغ و تربیت ؍؍ عبد السلام صاحب منیر — امین : ؍؍ عبد السبحان صاحب گنائی
؍؍ تعلیم ؍؍ عبد السلام صاحب گنائی — آڈیٹر : ؍؍ غلام رسول صاحب میر
؍؍ مال و تحریک جدید و وقف جدید ؍؍ ماسٹر عبد السلام صاحب لون — جنرل سیکرٹری : ؍؍ ماسٹر عبد الرشید صاحب میر
؍؍ ضیافت ؍؍ عبد العزیز صاحب میر — امام الصلوٰۃ : ؍؍ غلام رسول صاحب پڈر

× × ×

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارتِ مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم درویشان کے استعمال میں آجاتا ہے۔ (۲) بیرونی ممالک سے بعض مخلصین جماعت نے امسال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے اور ڈالر والے کرنسی کے ممالک کم از کم بیس ڈالر ارسال فرمائیں اسی حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگالیں اور براہ مہربانی بروقت اطلاع بھجوا دیں ٭ امیر جماعت احمدیہ قادیان

احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت سال ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۹۷۸ء

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سال آئندہ ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۹۷۸ء کا کیلنڈر ۳۰×۲۰ کے سائز پر نہایت عمدہ دیدہ زیب اور مختلف جاذب نظر رنگوں میں شائع کیا جا رہا ہے

کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا:-

(۱) کلمہ طیبہ جلی حروف میں کیلنڈر کی پیشانی کو زینت بخش رہا ہے (۲) کیلنڈر کے دائیں بائیں لوائے احمدیت اور منارۃ المسیح دکھلائے گئے ہیں۔ (۳) کیلنڈر کے وسط میں جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک کی مساجد میں سے دو مسجدوں کی تصاویر کے علاوہ دو ایمان افروز اقتباس بعنوان "اسلام کا مستقبل" "احمدیت کا مستقبل" بزبان انگریزی دکھائے گئے ہیں (۴) تاریخیں چار کاغذوں پر علیحدہ شائع کر کے کیلنڈر پر چسپاں کی گئی ہیں ہر کاغذ پر تین ماہ کی تاریخیں درج ہیں۔ تمام علاقوں کی سہولت کے لئے تاریخیں انگریزی حروف میں درج کی گئی ہیں (۵) تاریخوں کے دائیں بائیں ہفتہ کے دنوں کے نام عربی، فارسی، انگریزی اردو چاروں زبانوں میں دیئے گئے ہیں۔ (۶) سال ۱۹۷۸ء کی جماعتی و سرکاری تعطیلات کا بھی اندراج ہے جماعتی تعطیلات سبز رنگ میں سرکاری تعطیلات سرخ رنگ میں ہیں (۷) کیلنڈر کے اوپر نیچے ٹین کی پتری لگائی گئی ہے تاکہ کیلنڈر دیر تک کارآمد رہے (۸) کیلنڈر کلکتہ میں زیر طبع ہے انشاء اللہ ماہ نومبر کے ابتدا میں قادیان پہنچ جائے گا جو جماعتیں یا مشن بذریعہ ڈاک کیلنڈر منگوانے کے خواہشمند ہوں وہ پہلے سے ہی اپنے آرڈر بک کرا دیں۔ زیادہ کیلنڈر منگوانے میں ڈاک خرچ میں کفایت ہوگی۔ (۹) کیلنڈر کی قیمت ۲ روپے رکھی گئی ہے محصول ڈاک اور رجسٹری کا خرچ علیحدہ ہوگا۔ چونکہ کیلنڈر کی قیمت لاگت کے مطابق رکھی گئی ہے تبلیغ و اشاعت پیش نظر ہے۔ کوئی منافع لینا مقصود نہیں۔ اس لئے خریداروں کو کمیشن نہیں دی جائے گی۔ (۱۰) جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے احباب وہاں کے موقع پر بھی کیلنڈر حاصل کر سکتے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ اتر پردیش کی گیارھویں سالانہ کانفرنس

امسال لکھنؤ میں جماعت احمدیہ اتر پردیش کی کانفرنس مورخہ ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو منعقد ہو رہی ہے کانفرنس میں تشریف لانے والے احباب و خواتین کے قیام و طعام کا انتظام مکرم محمد فہیم صاحب چوہدری کے مکان عشرت منزل وزیر گنج لکھنؤ میں ہوگا۔ جو دوست وہاں پہنچنے میں دقت محسوس فرمائیں وہ مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب اونڈ پنجاب سائیکل ورکس امین آباد تشریف لے آئیں جہاں سہولت سے جائے قیام تک پہنچا دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر طرح بابرکت کرے۔ خاکسار : عبد الحق فضل صدر مجلس استقبالیہ

پتہ :- C/O AHMADI & CO BAHADURGUNJ - SHAHJAHANPUR 242001 (U.P)

بقیہ صفحہ ۱۰ خطبہ جمعہ :- نہ ہو تو پھر خدا اس کی بجائے کوئی اور بھلائی عطا کر کے اس کی دعا کو پورا کر دیتا ہے حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو چار طاقتیں (جسمانی ذہنی اخلاقی اور روحانی) عطا کی ہیں ان کے ذریعہ اس نے غیر محدود ترقیات کے دروازے کھول دیئے ہیں مگر انسان بعض اوقات اپنی نادانی سے انہیں موقع اور محل کے منافی استعمال کر کے نقصان اٹھاتا ہے روحانی ترقی اور رہنمائی کے لئے خدا نے آسمانی ہدایت نازل کی اور پھر اسلام کی صورت میں کامل ہدایت ہمیں عطا فرمائی لیکن اس سے متمتع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کے جملہ احکام پر عمل کریں اور اپنی تمام طاقتوں اور استعدادوں کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیں آخر میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز حوالہ پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے بتایا ہے کہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی گردن خدا کے آگے رکھ دے اپنے تمام ارادوں کو کھو کر خدا میں گم ہو جائے اور اپنے نفس پر موت وارد کرے تب خدا دوبارہ اسے نئی زندگی دے گا۔ حضور نے فرمایا اس مقام کو حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان خدا کے احکام پر عمل کرے اور پھر مقبول دعاؤں کی اسے توفیق ملے تا اسے وہ نور حاصل ہو جائے جو خدا کی طرف سے آتا ہے۔ رمضان المبارک کے اس مہینہ میں ہمیں خصوصیت سے یہ دعا کرنی چاہیئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق عمل کرنے کی توفیق ملے تاکہ ہمیں وہ نور ملے جو ہر قسم کے اندھیرے اور ظلمات کو ہماری زندگیوں سے دور کر دیتا ہے ٭